مسلم پرسنل لاء کو سمجھئے اور اس پر عمل کیجئے

اسلامیات, مسلم پرسنل لاء, مضامین ومقالاتOct 22, 2016

محمد ذکی اختر رحمانی

مجھے نہ اس وقت پرسنل لا کی تاریخ بیان کرنی ہے اور نہ اس کے آینی اور قانونی پس منظر کوآپ کے سامنے پیش کرنا ہے نہ اس سے بحث کرنی ہے کہ مسلم پر سنل لا میں ترمیم و تنسیخ کا حق کسی آئین ساز جماعت یا پارلیمنٹ کو ہے یا نہیں ؟ بلکہ مجھے اس وقت صاف اور سادہ طریقے پر مسلم پرسنل لا سے متعلق چند وہ باتیں بتلانی ہے جن سے مسلم معاشرہ کی واقفیت ضروری ہے اور جن کی واقفیت ایک ایسے حلقہ کو ضروری ہونی چاہئے جہاں مسلمان نوّے فیصد آباد ہو ۔

مسلم پرسنل لاء کیا ہے ؟

اتنی بات تو سبھی جانتے ہے کہ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات پیش کرتا ہے جس میں زندگی کے ہر دور اور ہر گوشہ کیلئے احکام و قوانین اور ہدایتیں موجود ہے۔

انھیں اسلامی قوانین کا وہ حصّہ جس کا تعلق انسان کی ذاتی اور شخصی زندگی سے ہے یا جس کا تعلق مسلمانوں کی عائلی اور خاندانی زندگی سے ہے اسی کا نام ''مسلم پرسنل لا'' ہے میاں بیوی، باپ بیٹا، ماں بیٹی، بھائی بہن، چچا بھتیجا، خاندان کے ان سارے لوگوں کے درمیان تعلقات سے متعلق جو اسلامی قانون ہے اور نکاح وطلاق، خلع، و فسخ، حضانت وولایت ہبہ ووصیت اور وقف سے متعلق جو اسلامی قوانین ہیں وہ مسلم پرسنل لا کہلاتے ہیں۔ان سارے عنوانات وابواب سے متعلق مسلمانوں کے پاس اسکی بھیجی ہوئی ہدایت قرآن پاک میں موجود ہے۔اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا پیغام سنت کی شکل میں موجود ہے۔اور خود نبی کریمصلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح اس پر عمل کیا ہے۔اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین نے قرآنی ہدایت اور پیغامِ رسالت کو کس طرح برتا۔اور استعمال کیا وہ بھی احادیث اور اسلامی تاریخ میں پورے وثوق اور اعتماد کے ساتھ محفوظ ہے۔ غرض یہ کہ مسلمانوں کے شخصی اور گھریلو مقامات سے متعلق جو اسلامی قوانین ہیں انھیں کا دوسرا نام ''مسلم پرسنل لاء ہے'' چودہ سو سال سے یہ ''مسلم پرسنل لاء'' مسلمانوں پر نافذ ہے۔اور مسلمان دنیا کے جس گوشے میں بھی آباد ہے وہ اسی پر مسل سنل لاء پر عمل کرتے چلے آرہے ہیں۔

تاریخ کے اس طویل عرصے میں بہت سی تبدیلیاں آئی ہیں، تہذیبیں بدلی ہیں، ملکوں کی معاشرت میں فرق آیا ہے، اور نئے نئے مسائل برابر پیدا ہوئے ہیں۔ لیکن علمائے امت اور ائمہ اسلام نے کتاب وسنت کی روشنی میں نئے مسائل کو حاصل کیا ہے۔ اور جدید تقاضوں کو سامنے رکھ کر ایسے جوابات دیئے ہیں، جن سے معاشرہ میں پیدا ہونے والی دقتیں دور ہو گئی ہیں۔ اور مسلم معاشرہ نے صلاح وفلاح کی طرف قدم آگے بڑھایا ہے۔

یہ شخصی اور گھریلو قوانین ہی وہ چیز ہے جس کے ذریعے قوم کا امتیاز اور ملت کا تشخص باقی رہ سکتا ہے۔ اور یہ پرسنل لاء ہی وہ چیز ہے جو ایک معاشرے کو دوسرے معاشرے الگ اور ممتاز کر سکتا ہے۔

اسلامی پرسنل لاء کے ذریعہ ایک ایسا معاشرہ تیار ہوتا ہے، جس کی بنیاد خدا کے وجود اور اسکی وحدانیت اور اسکی ربوبیت پر ہوگی، اس معاشرہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام اور آپ ؐ کی سنت کا جلوہ ہر قدم پر نظر آئیگا۔ اس معاشرہ کا ہر فرد اپنے ایمان لانے کی ذمہ داری محسوس کریگا۔ اور اس یقین کے ساتھ کوئی علمی قدم اٹھائیگا کہ ہمیں خدا کے سامنے اپنے ہر کام کا جواب دینا ہوگا۔

ہندوستان اور مسلم پرسنل لاء

جب ملک ہندوستان آزاد ہوا اور اس کا دستور بنا تو دستور میں ہندوستان میں رہنے والوں کے عقائد، مذہب اور تہذیب کے تحفظ کی ضمانت دی گئی۔ ساتھ ہی ساتھ دستور کی دفع (۴۴) میں ملک کیلئے یکساں شہری قانون بنانے اور اس کے نافذ کرنے کی طرف رہنمائی کی گئی۔

یہی ہدایتی دفعہ (۴۴) مسلم پرسنل لاء میں تبدیلی کی راہ پیدا کرتی ہے۔ اس وقت سے اب تک اس سلسلہ میں جو حالات وواقعات پیش آتے رہے ہیں۔ اور حکومت کے ذمہ داروں نے مجالس قانون ساز کے اندر اور باہر جو بیانات دیئے ہیں، اور حکومت نے بالواسطہ عام قانون سازی کے ذریعہ یا اپنے بعض سرکلر کے ذریعہ مسلم پرسنل لاء کو جس طرح متاثر کرنے کی کوشش کی ہے، اس کے پیش نظر ہر مبصر بجا طور پر یہ سمجھ سکتا ہے، کہ مسلم پرسنل لاء کے معاملے میں حکومت کی نیت صاف نہیں ہے، اور وہ حضرات جو اس ملک میں قانون کے مفکرین ہیں، ان کا ذہن کسی بھی وقت یکساں سول کوڈ کے نفاذ سے خالی نہیں رہا ہے۔

اس موقعہ پر ایک بات صاف طور کہنا چاہتا ہوں کہ اگر یہ حکومت جمہوری ہے، اور جمہوری قدروں کی تحفظ کرنا چاہتی ہے، تو اسے آنکھ کھول کر دیکھ لینا چاہئے، کہ مسلمان اپنے پرسنل لاء میں تبدیلی کرنا نہیں چاہتے۔ اس معاملے میں ان کے جذبات بے حد نازک ہیں۔

۱۹۷۲ سے لیکر اب تک کہ تمام اجتماعات نے جو مسلم پرسنل لاء بورڈ کے تحت منعقد ہوئے یہ ثابت کر دیا کہ ہندوستان میں رہنے والے اور بسنے والے مسلمانوں کا ہر طبقہ خواہ وہ مذہبی ہو یا ثقافتی، سماجی ہو یا سیاسی، مسلم پرسنل لا میں ترمیم وتنسیخ اور تبدیلی کا شدید ترین مخالف ہے ان حالات میں ہمارے

ملک کی جمہوری حکومت کا فریضہ ہے کہ وہ ملک کی سب سے بڑی اقلیت کو مطمئن کرے کہ ان کا پرسنل لاء دست و برد محفوظ رہیگا اور اس سوراخ کو بند کرے جہاں سے مسلم پرسنل لاء کی تبدیلی اور مشترکہ سول کوڈ کی تیاری کے لئے مواد فراہم ہوتا ہے اور وہ دستور ہند کی ہدایاتی دفعہ ۴۴ ہے۔

آج کے اس موجودہ حالات کے اندر جب کہ مسلم پرسنل لاء کو شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے جس میں اپنے اور غیر دونوں شریک ہیں اور ہماری ہی باتوں سے وہ دلیل پکڑ کے مسلم پرسنل لاء میں ناکام کوششوں میں جد جہد کر رہے ہیں تو اسکے لئے ہمیں سب سے پہلے مسلم پرسنل لاء اور اسکی تفصیلات کا علم ہونا چاہیئے، مسلم پرسنل لاء سے متعلق قوانین کے استعمال کا صحیح طریقہ معلوم ہونا چاہیئے، مسلم پرسنل لاء میں دیئے گئے حقوق کا غلط استعمال اور اس سلسلہ میں ہماری تھوڑی سے لغزش مخالفین کیلئے مواد مہیا کرتی ہے۔

(بصیرت فیچرس)

مسلم پرسنل لاء کو سمجھئے اور اس پر عمل کیجئے